تک وقفہ سے ہو رہا ہے۔ خداوندِ کریم کے فضل سے توقع ہے کہ کامیاب تر ہوگا۔ اور باہر سے بھی ۱۰، ۱۵ ہزار تشنگانِ دین و شریعت اس میں شریک ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے قارئین کو بھی اس محفلِ علم و عرفان کی برکات میں شریک کرانے کے لئے ہماری کوشش ہوگی کہ اجتماع میں کی گئی اہم تقاریر اگلی فرصتوں میں پیش کی جائیں۔ اس موقع پر دارالعلوم کے احوال و کوائف پر مشتمل جو رپورٹ پیش کی جا رہی ہے، ہم اپنے قارئین کو بھی اس میں (الحق کے صفحات بڑھا کر) شریک کرا رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ دارالعلوم کا یہ اجلاس ملک و ملت کے حق میں زیادہ سے زیادہ مفید اور مثمر برکات ثابت ہو۔ یہاں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنے ان معزز کرم فرماؤں اور قابلِ احترام مہمانوں سے بھی عفو و صفح کی درخواست کریں جن کی کا حقہٗ حقِ ضیافت کوشش اور دلی جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اپنے محدود وسائل، ذرائع کی کمی اور واردین کے بے پناہ ہجوم کی وجہ سے ادا نہ ہو سکے گا۔ ع

والعذر عند کرام الناس مقبول

اس اجتماع میں بزرگوں کے ہاتھوں دارالعلوم کے جن فارغ التحصیل فضلاء کی دستار بندی ہو رہی ہے، ہم ان کی خدمت میں دلی مبارکباد اور پُر خلوص جذبات پیش کرتے ہوئے اتنا عرض کریں گے کہ یہ دستارِ فضیلت اگر مقام و منزلت کے لحاظ سے سرخروئی دارین کا تاج مرصّع ہے، تو ذمہ داری اور تقاضوں کے لحاظ سے اتنی نازک ترین امانت جس کا سنبھالنا پہاڑوں، دریاؤں اور آسمانوں کے بس میں نہیں۔ یہ آپ کی مسندِ وراثتِ نبوت اور مقامِ دعوت پر فائز ہونے کی علامت ہے۔ اور آپکو زندگی کے ہر اجتماعی و انفرادی موڑ پر اس منصب کی لاج رکھنی ہے۔ اور وراثتِ انبیاءؑ کے تقاضوں کو نباہنا ہے۔ یہ ایک داعی اور نذیر کا مقام اور بلاخوف لومۃ لائم کلمۂ حق کہنے کا منصب ہے۔ اس علم کو مادی اجر و منفعت طمع و حرص، خوف و لالچ اور نفاق و مداہنت کی آلائشوں سے پاک رکھنا ہے۔ پھر اس عہدِ ظلمات نے تو آپکی ذمہ داریاں اور بھی نازک بنا دی ہیں۔ نبوت چونکہ آقائے دوجہاں سرورِ کائنات علیہ السلام پر ختم ہو چکی ہے۔ اسلئے کارِ نبوت یعنی دعوت الی اللہ امر بالمعروف تغییرِ منکر، احقاقِ حق و ابطالِ باطل کا فریضہ امت کی اس جماعت ہی کو ادا کرنا ہے جسے اسکے پیغمبرؐ نے انبیاء بنی اسرائیل کے مشابہ ٹھہرایا۔ (علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل) ان تقاضوں کی رو سے یہ دستار صرف پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا ڈھیر بھی ہے۔ ہمارے امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ النعمانؒ نے فارغ ہونے والے اپنے ممتاز تلامذہ کے اہم مجمع میں الوداعی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"اللہ کا واسطہ اور علم کا جو حصہ آپکو ملا ہے اس علم کی عظمت و جلالت کا حوالہ دیتے ہوئے آپ لوگوں سے میری یہ تمنا ہے کہ اس علم کو محکوم ہونے کی ذلت سے بچاتے رہنا ۔۔۔ آگے چلکر فرمایا ۔۔۔ امام (مسلمانوں کا حاکم